سوال

(266)ایک مجلس کی تین طلاق میں کوئی آئمہ اس کا قائل تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین مسائل مندرجہ زیل میں کہ زید حنفی المذہب نے اپنی بیوی ہندہ کو ایک مجلس میں بحالت غیض وغضب ومرض بیک زبان تین طلاقیں دے دیں۔ پھر پچھتاوا اورنادم ہواکہ گھرویران اوربچے دربدرہوجایئں گے۔ اشدضرورت میں مفتی اہلحدیث سے فتویٰ طلب کیا۔ چنانچہ مفتی مذکورنے اس کوفتویٰ دیا کہ یہ ایک ہی طلاق واقع ہوئی ہے۔ زیدنے رجوع کرلیا۔ اس پر بعض ایسے علماء نے جن کی رائے یہ نہ تھی۔ مفتی اہلحدیث پرانقطاع تعلقات کافتویٰ دیا۔ اور عوام میں اس امر کو مشہورکیا۔ کہ یہ کافرہے۔ آیا یہ فتویٰ صحیح ہے۔ کہ اس فتویٰ کی بنا پر مفتی اہلحدیث قابل مقاطعہ اراخراج ازمسجد ہے۔ نیز آیا آئمہ حضرات آئمہ مقتدمین وآئمہ ہدی میں سے بھی کوئی اس کا قائل تھا یا نہیں؟

سوال دوم۔ فروعی مسائل مں اختلاف کی وجہ سے زیدوعمر کو مسجد می آنے سے روکتا ہے۔ اورجنازہ وغیرہ میں شرکت سے مانع ہوتا ہے۔ اورلوگوں سے کہتا ہے کہ عمر بکروغیرہ سے ملنا جلنا اوراس کے ساتھ کھانا پیناحرام ہے۔

فروعی مسئال میں اختلاف کی بنا پر محدثین کرام ارآئمہ دین عظام کے حق میں سخت بے ادبی وہتک آمیز کلمات کہتا ہے۔ لہذااسے ذید کےلئے شرعا کیا حکم ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض سلف صالحین اور علمائے متقدمین میں سے اس کے بھی قائل ہیں۔ کہ صورت مرقومہ میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ اگرچہ آئمہ اربعہ میں سے یہ بعض (1) نہیں ہیں۔ لہذاجس مولوی صاحب نے مفتی اہل حدیث پر جوفتویٰ دیا ہے یہ غلط ہے اور مفتی اہلحدیث پراس اختلاف کی بناء پر کفر ومقاطعہ واخراج ازمسجد کا فتویٰ غیر صحیح ہے۔ بوجہ شدت ضرورت وخوف مفاسد کے اگرطلاق ثلاثہ دینے والاان بعض علماء کے قول پر عمل کرلے گا۔ جن کے نزدیک اس واقعے مرقومہ میں ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔ توخارج مذہب حنفی سے نہ ہوگا۔ کیونکہ فقہاء حنفیہ نے بوجہ شدت ضرورت کے دوسرے امام کے قول پر عمل کرلینے کوجائزلکھا ہے۔

2۔ فروعی مسائل میں اختلاف کی وجہ سے زید کا عمرو کو مسجد میں آنے سے روکنا اور نمازجنازہ وغیرہ میں شرکت سے مانع ہونانا جائز ہے۔ اوراسی فروعی اختلاف کی وجہ سے بعض علمائے محدثین یا دیگر علماء کی توہین کرنا سخت گناہ کبیرہ ہے۔ اورتوہین کرنے والے زیدوغیرہ کےلئے چاہیے کہ بہت جلدی توبہ کرلیں۔ (حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ لعینیہ دھلی۔)

ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں پڑجانے کا مذہب جمہور علماء کا ہے۔ اور آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں۔ اور آئمہ اربعہ (2) کے علاوہ بعض علماء اس کے قائل ضرور ہیں کہ ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ اور یہ مذہب اہل حدیث نے بھی اختیار کیا ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طاؤس اور عکرمہ اور ابن اسحاق سے منقول ہے۔ پس کسی اہل حدیث کو اس حکم کی وجہ سے کافر کہنا درست نہیں اور نہ وہ قابل مقاطعہ اور نہ مستحق اخراج عن المسجد ہے۔

ہاں حنفی کا اہلحدیث سے فتویٰ حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا تو یہ باعتبار فتویٰ ناجائز تھا۔ لیکن اگر وہ بھی مجبوری اور اضطرار کی حالت میں اس کا مرتکب ہوا تو قابل درگزر ہے۔

1۔ مفتی صاحب کو شاید یہ خیال نہیں رہا کہ آئمہ اربعہ میں سے بعض کا قول ایسی طلاق پر واحد رجعی کا بھی ہے مولنا عبدالحئی صاحب لکھنوی حاشیہ شرح وقایہ میں فرماتے ہیں۔ القول الثانی انہ ازا طلق ثلاثا تقع واحدۃ رجعیۃ وہذا ہو المنقول عن بعض الصحابہ وبہ قال داؤد الظاہری واتباعہ وہو احد القولین لمالک وو لبعض اصحاب احمد (ص ٦٧ جلد ثانی حاشیہ شرح وقایہ) مطلب یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دو قولوں میں سے ایک قول ہی ہے کہ تین طلاق بیک وقت دی جائیں وہ دراصل شمار میں ایک ہی ہوگی اور عدت کے اندر رجوع ہوسکتا ہے۔ بلکہ اور آئمہ کا بھی یہی قول ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

2۔ آئمہ اربعہ میں سے امام مالک کا بھی ایک قول ہے کہ طلاق رجعی پڑتی ہے۔ جیسا کہ مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی نے اختلاف آئمہ شرح وقایہ ص 67 ج 2 پر زکر فرمایا ہے۔ اور دیگر آئمہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ جیسے کہ اس میں تفصیل گزر چکی ہے۔ 12۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 257

محدث فتویٰ